رئیس احمد جعفری

جوہر کا اماں نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ امیر المومنین المعز لدین اللہ (صلوات اللہ علیہ) کے غلام جوہر کاتب کی طرف سے اماں نامہ ہے تمام اہلِ مصر کے لیے خواہ وہ مصر میں ہوں یا باہر کے۔

تم نے جن لوگوں کو اپنا ترجمان بنا کر میرے پاس بھیجا ہے وہ پہنچ گئے۔ وہ لوگ یہ ہیں:

ابو جعفر مسلم الشریف (اطال اللہ بقاءہ)، ابو اسماعیل الرسی (ایدہ اللہ)، ابو الطیب الہاشمی (ایداللہ)، ابو جعفر احمد بن نصر (اعزہ اللہ)، قاضی (اعزہ اللہ)۔ ان سب نے تم سبھوں کی طرف سے یہ بتایا کہ تم ایک ایسا اماں نامہ چاہتے ہو جس میں تمھارے جان، مال، شہر اور تمام متعلقات کے محفوظ رہنے کی ضمانت ہو۔ میں نے انھیں بتا دیا ہے کہ مولانا و سیدنا امیر المومنین (صلوات اللہ علیہ) پہلے ہی سے ان باتوں کا حکم دے چکے ہیں، اور وہ تم سب پر نظرِ کرم رکھتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے تم پر جو انعام کیا ہے اس پر اس کی حمد کرو۔ تمھاری جو حمایت کی ہے اس پر شکر ادا کرو۔ تم پر جو باتیں ضروری ہیں ان کی تکمیل میں کوشاں رہو اور امیر المومنین کی اس اطاعت میں عجلت سے کام لو جو تمھاری

فاطمی خلیفہ المعز کے غلام جوہر صقلی نے جب مصر فتح کیا تو اس نے اہالیانِ مصر کی درخواست پر انھیں ایک اماں نامہ عطا کیا تھا جو اپنی معنویت اور اہمیت کے اعتبار سے تاریخ کا ناقابلِ فراموش صفحہ بن چکا ہے۔ میں نے اس اماں نامے کا ترجمہ علی ابراہیم حسن کی کتاب "تاریخ جوہر الصقلی قائد المعز لدین اللہ الفاطمی" (مطبوعہ مطبع حجازی مصر ۱۹۳۳ء) کے صفحات ۴۰، ۴۱، ۴۲ سے کیا ہے۔

محافظ ہے، اور تمھاری خوش بختی و سلامتی کی ضامن ہے۔ امیر المومنین (صلوات اللہ علیہ) نے فاتح و منصور فوجوں کو صرف اس لیے نکال باہر کیا ہے کہ تمھارا اعزاز قائم رہے، تمھاری حمایت ہوتی رہے اور تمھاری طرف سے دفاعی جنگ کرتے رہیں کیونکہ تمھیں اچک لینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھ چکے تھے اور ذلیل کرنے والا فرمانروا، تمھیں ختم کر رہا تھا اور اپنے ذاتی فائدے کے لیے اسی سال تمھارے شہر پر اپنا اقتدار و غلبہ قائم کر کے لوگوں کو قید کرتا رہا، اور تمھاری نعمتوں اور اموال پر اسی طرح قبضہ کرتا رہا جس طرح دوسرے مشرقی علاقوں کے لوگ کرتے رہے۔ اس کا ارادہ اور زیادہ مضبوط ہو گیا اور اس کی دیوانگی اور بڑھ گئی۔ چنانچہ مولانا و سیدنا امیر المومنین (صلوات اللہ علیہ) نے اس کا تدارک کرنے کے لیے ان فاتح و منصور فوجوں کو نکال باہر کیا اور تمھاری خاطر انھیں فنا کرنے کے لیے لپکے۔ امیر المومنین کا یہ جہاد تمھارے لیے بھی ہے اور مشرقی شہروں کے ان تمام مسلمانوں کے لیے بھی جن پر رسوائی و ذلت چھا گئی تھی، مصیبتیں امڈ آئی تھیں، نکبتیں مسلسل طاری تھیں، خوف دامنگیر تھا، فریادیں اور نالہ و شیون بلند ہو رہے تھے۔ اس فریاد پر صرف اس ہستی نے لبیک کہا جسے ان لوگوں کی حالت زار نے بےچین کر دیا اور جسے ان کی مصیبتوں نے رلایا اور جگایا۔ یہ ہستی مولانا و سیدنا امیر المومنین (صلوات اللہ علیہ) کی ہے۔

آخر اللہ کے فضل و کرم سے اس (امیر المومنین) کو یہ امید ہوئی کہ یہ مظلومین جو دائمی ذلت اور مسلسل عذاب میں مبتلا تھے بچ جائیں گے اور جس پر مایوسی چھائی ہے اسے امن نصیب ہوگا اور جو مسلسل خوف و ہراس میں مبتلا ہے اس کا خوف دور ہو جائے گا۔ پھر انھوں (امیر المومنین) نے وہ حج قائم کیا جو معطل ہو چکا تھا کیونکہ لوگوں نے اس حاکم کے ڈر سے اپنے حقوق و فرائض ترک کر دیے تھے۔ اس وقت لوگوں کی جان محفوظ تھی نہ مال۔ اس وقت ان پر بار بار حملے ہوتے تھے۔ جس میں خون بھی بہائے جاتے تھے اور مال بھی چھینے جاتے تھے، اور ان (امیر المومنین) کی اس وقت بھی یہ عادت تھی کہ راستوں کو پرامن رکھنے میں کوشاں رہتے اور راستوں پر لغو حرکتوں کو بھی روکتے تاکہ لوگ امن و اطمینان کے ساتھ چلیں پھریں، اور اپنی روزی حاصل کریں۔ اس وقت

امیر المومنین (صلوات اللہ علیہ) کو اطلاع ملی کہ راستے بند ہیں اور گزرنے والے خوف زدہ، کیونکہ ظالموں، فسادیوں کا کوئی ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔ پھر اس (امیر المومنین) نے یہ بھی کیا کہ سکے کو نئے سرے سے بنوایا اور اسے بابرکت سکۂ منصوریہ کے معیار پر لائے اور ملاوٹ کو بند کرا دیا۔ یہی وہ تین خصلتیں ہیں کہ جو شخص مسلمانوں کے معاملات سے دلچسپی رکھتا ہو اسے ان تین اصلاحات سے مفر نہیں۔ بلکہ ان ضروری باتوں کے لیے اسے اپنی پوری قوت صرف کرنی پڑے گی۔ اور ان احکام کی تکمیل سے بھی مفر نہیں جن کی طرف مولانا و سیدنا امیر المومنین (صلوات اللہ علیہ) کے غلام (جوہر کاتب) نے اشارہ کیا ہے یعنی عدل کا قیام، حق کی اشاعت، ظلم و عدوان کا قلع قمع، رنج و غم کو دور کرنا، راہ حق پر قائم رہتے ہوئے شفقت اور عمدگی کے ساتھ مظلوم کی مدد، لطف نگاہ، شرافت، خوش باشی، خبرگیری، اہل ملک کی رات دن حفاظت خصوصاً اس وقت جب کہ وہ تلاش معاش میں سرگرداں ہوں۔ ان تمام باتوں کی ذمے داری اس پر ہے جو پراگندہ عوام کی شیرازہ بندی کرے۔ ان کے ٹیڑھ کو سیدھا کرے، ان کی حالت درست کرے، دلوں کو سمیٹ لے اور ان سب کو اپنے آقا یعنی امیر المومنین کے احکام کی اطاعت پر متفق کرے جو انھوں نے اپنے اس غلام کو دیے ہیں۔ وہ احکام یہ ہیں کہ جن ظالمانہ ٹیکسوں کو امیر المومنین تم پر باقی رکھنا مناسب نہیں سمجھتے ان کو میں ختم کر دوں۔ کتاب اللہ اور سنتِ نبویؐ کے مطابق تم میں قانونِ میراث جاری کروں اور اس مال کو بھی ساقط کر دوں جو وصیت کے بغیر ہی مرنے والوں کے ترکے میں سے بیت المال کے لیے لیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کو بیت المال میں آنے کا کوئی حق ہی نہیں۔ نیز تمھاری مسجدوں کی مرمت، ان کے فرش اور روشنی کی طرف توجہ دوں اور مؤذنوں، اماموں اور خادموں کے بافراغت روزینے جاری رکھوں اور اسے بند نہ کروں اور یہ صرف بیت المال سے دوں نہ کہ محصل کے سپرد کر دوں۔ یہ ہیں وہ باتیں جن کا مولانا و سیدنا امیر المومنین (صلوات اللہ علیہ) نے اپنے خط میں ذکر کیا ہے اور جس کی تمھارے ترجمانوں کو (ایدہم اللہ و اصحابہ اجمعین بطاعت امیر المومنین) ضمانت دی ہے۔ تم نے اس کے

علاوہ بھی کچھ باتوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ تمھارے اماں نامے میں ان کا بھی ذکر کر دیا جائے اس لیے میں نے تمھاری خواہش کے مطابق تمھاری تسکین کے لیے ان کا ذکر کر دیا ہے ورنہ نہ تو ان کے ذکر کی ضرورت تھی اور نہ اس کا ڈھنڈورہ پیٹنے سے کوئی فائدہ ہے اس لیے کہ اسلام ایک مخصوص طریقہ اور قابل پیروی قانون ہے اور وہ یہ ہے کہ تمھارے مذہب پر تمھیں قائم رہنے دیا جائے اور تمھیں اسی طریقے پر چھوڑ دیا جائے جس پر تم تھے۔ اسی طرح اپنی عام مسجدوں اور جامع مسجدوں میں علمی و اجتماعی فرائض ادا کرتے رہو اور اس طریقے پر قائم رہو۔ جس پر اسلافِ اُمّت یعنی صحابہ (رضی اللہ عنہم) تابعین اور وہ فقہائے امصار قائم تھے جن کے مذہب اور فتوے کے مطابق احکام جاری ہوتے تھے۔ نیز اذان، نماز، روزۂ رمضان فطرہ، قیام لیل (تراویح و تہجد) زکوٰۃ، حج اور جہاد اسی طرح جاری رہیں جس طرح اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کیے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنّت میں نص فرمائی ہے اور ذمیوں کے لیے سابق صورت کو جاری رکھا۔ اور تمھارے لیے اللہ کی مکمل، وسیع اور دوامی امان میرے ذمے ہے جو ہر روز تازہ و پختہ رہے گی۔ یہ امان تمھارے جان، مال، خاندان، مویشی، جائداد مکان، قلیل و کثیر سب کے لیے ہے۔ تم پر کوئی معترض نہیں ہوگا اور نہ کسی ناکردہ گناہ کو مجرم قرار دیا جائے گا۔ نہ کسی بے گناہ کی گرفت کی جائے گی۔ بلکہ تمھاری حفاظت و صیانت کی جائے گی اور تمھاری طرف سے مکمل دفاع کیا جائے گا۔ تمھیں کوئی ایذا نہ پہنچائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کرے گا۔ کوئی قوی پر بھی ظلم و ستم نہ کر سکے گا چہ جائیکہ کسی ضعیف پر۔ نیز میں تمھاری عام بھلائی اور نفع کی کوشش میں لگا رہوں گا۔ تمھیں بھلائی ہی حاصل ہوگی اور تمھیں اس کی خیر و برکت محسوس ہوگی اور تم سب امیر المومنین (صلوات اللہ علیہ) کی اطاعت میں خیر و برکت کے ساتھ خوشحال رہو گے۔ میں نے تمھاری جو خیر خواہی اپنے اوپر لازم کر لی ہے اسے پورا کرنا میرا ذمّہ ہے کیونکہ میں نے تمھیں اللہ کے پختہ عہد و ذمّہ کے علاوہ انبیاء و مرسلین و ائمہ اور آقایانِ امرائے مومنین (قدس اللہ ارواحہم) نیز مولانا امیر المومنین المعز لدین اللہ (صلوات اللہ علیہ)

کا بھی ذمہ دیا ہے۔ لہٰذا اس کی طرف رجوع ہونے کا اعلان و اشاعت کرتے ہوئے میری طرف آؤ۔ مجھ پر سلامتی بھیجو اور تم اس وقت تک میری نگرانی میں رہو جب تک میں پُل صراط کو عبور کر کے مبارک ٹھکانے میں نہ پہنچ جاؤں۔ تم حفاظت میں رہو۔ مولانا و سیدنا امیر المومنین (صلوات اللہ علیہ) کے مقرر کردہ کسی والی کو، یا ان کے کسی ولی کو، چھوڑ نہ دو، اور میں نے جن باتوں کا حکم دیا ہے ان سے چمٹے رہو۔ اللہ تعالیٰ تم سب کو توفیق و ہدایت دے!

نظامِ حکومت کا مقصد

ایک حدیث میں عبد الرحمٰن بن سمرہ سے یوں مروی ہے کہ:

یا عبد الرحمٰن لا تسأل الامارۃ فانک ان اوتیتھا عن مسئلۃ وکلت الیھا وان اعطیتھا من غیر مسئالۃ اعنت علیھا۔

اے عبد الرحمٰن! امارت کی طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمھیں مانگنے سے امارت ملی تو نفس کے پھندوں میں آجاؤ گے۔ اور اگر بے مانگے ملی تو اللہ تعالٰے کی طرف سے تمہاری امداد ہو گی۔